THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

اردو تدوینِ متن کی علمی روایت:ڈاکٹر خلیق انجم کی ”متنی تنقید“ کا تحقیقی مطالعہ

THE SCHOLARLY TRADITION OF URDU TEXTUAL EDITING: A RESEARCH STUDY OF DR. KHALIQ ANJUM’S “MATNI TANQEED”

Syeda Shehar Bano
Syedasheharbano448@gmail.com
M.Phil. Scholar, Department of Urdu, Emerson University, Multan
Muhammad Usman
muhammadusman.eumurdu@gmail.com
M.Phil. Scholar, Department of Urdu, Emerson University, Multan
Dr. Sajjad Naeem
sajjad.naeem@eum.edu.pk
Assistant professor,Department of Urdu, Emerson University Multan, Multan, Pakistan.

Abstract:
This article critically examines Dr. Khaliq Anjum's seminal work Matni Tanqeed in the context of Urdu textual scholarship and research methodology. The study explores the major dimensions of textual criticism, including the concepts of textual editing, authenticity of manuscripts, textual reconstruction, and the scientific principles of editing classical Urdu texts. Dr. Khaliq Anjum introduced the term Matni Tanqeed as an Urdu equivalent of Textual Criticism and established a systematic framework for textual research in Urdu studies. The article highlights his views regarding the preservation of original texts, identification of interpolations, and correction of textual distortions caused by scribal and editorial errors. It further analyzes the stages of textual editing proposed by the author, such as collection of material, textual correction, conjectural emendation, and higher criticism. The paper also discusses the qualities required in a textual editor and evaluates the scholarly significance of the book for contemporary researchers. In addition, the study critically reviews certain limitations of the work, including proofreading issues and terminological complexity. The article concludes that Matni Tanqeed remains a pioneering contribution to Urdu research methodology and continues to serve as an essential source for scholars working in the field of textual editing and literary research.

Keywords:
Textual Criticism, Urdu Research, Textual Editing, Manuscript Studies, Dr. Khaliq Anjum, Research Methodology, Urdu Scholarship, Classical Texts, Philology, Literary Research

اردو تحقیق و تدوین کے میدان میں ڈاکٹر خلیق انجم کی کتاب متنی تنقید ایک بنیادی اور وقیع علمی کارنامہ تصور کی جاتی ہے۔ اردو ادب میں تحقیق کے جدید اصولوں کو متعارف کرانے اور تدوینِ متن کے سائنٹفک مباحث کو منظم انداز میں پیش کرنے میں اس کتاب کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ دہلی یونی ورسٹی سے شائع ہوئی جبکہ بعد ازاں سنگت پبلشرز لاہور نے 2004ء میں اسے دوبارہ شائع کیا۔ اردو میں متنی تحقیق اور تدوینِ متن کے موضوع پر اگرچہ مختلف اہلِ علم نے کام کیا، لیکن ڈاکٹر خلیق انجم نے پہلی مرتبہ اس فن کے اصولوں کو باقاعدہ علمی اور تحقیقی بنیادوں پر مرتب کیا۔ یہی وجہ ہے کہ متنی تنقید کو اردو تحقیق میں ایک سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ڈاکٹر خلیق انجم نے اردو تحقیق میں *Textual Criticism* کے جدید مباحث کو علمی سطح پر متعارف کرایا۔ انہوں نے تدوینِ متن کے لیے ”متنی تنقید“ کی اصطلاح وضع کی اور اس کے ذریعے اردو میں تدوینِ متن کے جدید مباحث کو علمی سطح پر متعارف کرایا۔ وہ لکھتے ہیں :

”اصطلاح انگریزی کے لیے فن اس نے میں Textual Criticism کا ترجمہ متنی تنقید کیا ہے اور پھر اس سے متن، متنی نقاد جیسی اصطلاحیں وضع کی ہیں۔“(1)

اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر خلیق انجم نہ صرف ایک محقق تھے بلکہ اردو تحقیق کی اصطلاح سازی میں بھی ان کا نمایاں کردار ہے۔ ان کے نزدیک متنی تنقید محض کتابت یا املا کی اصلاح کا عمل نہیں بلکہ متن کی اصل صورت کو دریافت کرنے اور اس کی تاریخی و فنی حیثیت کو برقرار رکھنے کا ایک مکمل تحقیقی نظام ہے۔

متنی تنقید کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

”متن کے اصل الفاظ کے تعین، اسے مکمل کرنے اور واقفیت و اصلیت تلاش کرنے کی غرض سے پرانی تحریروں کے سائنٹفک مطالعے کو متنی تنقید کہتے ہیں۔“(2)

اس تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ تدوینِ متن کا مقصد صرف متن کو دوبارہ شائع کرنا نہیں بلکہ اس کی صحت، اصل حیثیت اور مصنف کی منشا کو محفوظ رکھنا بھی ہے۔ قدیم اردو ادب میں مخطوطات کی نقل کے دوران کاتبوں کی غلطیوں، الحاقی مواد اور غلط انتسابات نے متن کی اصل صورت کو شدید متاثر کیا۔ چنانچہ متنی تنقید ان تمام مسائل کا سائنٹفک حل پیش کرتی ہے۔

ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے متنی تنقید کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

”یہ کتاب اپنے اختصار کے باوجود فنِ تحقیق پر ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔“(3)

اس رائے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو تحقیق کے میدان میں اس کتاب کو بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ درحقیقت یہ کتاب اردو کے نئے محققین کے لیے تحقیقی اصولوں، تدوینی طریق کار اور متن کی صحت کے مسائل کو سمجھنے میں ایک رہنما کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

تحقیق و تدوین میں صحتِ متن کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قدیم متون، مخطوطات اور دواوین میں کاتبوں کی غلطیاں، اشعار کے اضافے، حذف و اضافہ اور غلط انتسابات عام مسائل رہے ہیں۔ ڈاکٹر خلیق انجم اس صورتِ حال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جن شاعروں اور ادیبوں پر اردو ادب کی تاریخ ناز کرتی ہے، ان کے متنوں کے بھی مطبوعہ ایڈیشن ہزاروں غلطیوں سے پُر ہیں۔“(4)

اس اقتباس سے اردو متون کی تدوین میں موجود خامیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اردو تحقیق میں ایک عرصے تک متنی صحت کو نظر انداز کیا جاتا رہا، جس کے نتیجے میں متعدد کلاسیکی متون اپنی اصل صورت کھو بیٹھے۔

متن کے تصور کو واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

”جس مطبوعہ یا غیر مطبوعہ تحریر کو متنی نقاد مرتب کرنا چاہتا ہے اسے متن کہتے ہیں۔“(5)

اس تعریف میں متن کی وسعت کو نمایاں کیا گیا ہے، کیونکہ متن صرف قلمی نسخے تک محدود نہیں بلکہ ہر وہ تحریر متن کہلاتی ہے جسے تحقیق اور تدوین کا موضوع بنایا جائے۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر تنویر احمد علوی لکھتے ہیں:

”متن کسی ایسی عبارت، تحریر یا نقوشِ تحریر کو کہتے ہیں جن کی قرأت یا معنوی تفہیم ممکن ہو۔“(6)

یہ تعریف متن کی علمی اور فکری حیثیت کو مزید واضح کرتی ہے۔

ڈاکٹر خلیق انجم نے تدوینِ متن کے چار بنیادی مراحل بیان کیے ہیں: تیاری اور مواد کی فراہمی، متن کی تصحیح، قیاسی تصحیح اور اعلیٰ تنقید۔ یہ تمام مراحل تحقیق کے عملی اور نظری دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔ مواد کی فراہمی میں مخطوطات کی تلاش، ان کی درجہ بندی اور بنیادی نسخے کا انتخاب شامل ہوتا ہے، جبکہ متن کی تصحیح میں مختلف نسخوں کا تقابل کر کے اصل متن تک رسائی حاصل کی جاتی ہے۔ قیاسی تصحیح اس مرحلے کو کہتے ہیں جہاں محقق اپنے لسانی اور ادبی شعور کی بنیاد پر متن کی خامیوں کو درست کرتا ہے، جبکہ اعلیٰ تنقید متن کی تاریخی، فکری اور ادبی حیثیت کا تعین کرتی ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم اس حوالے سے لکھتے ہیں:

”متنی تنقید کا اصل مقصد حتی الامکان متن کو اصل روپ میں دوبارہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔“(7)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ڈاکٹر خلیق انجم کے نزدیک ایک کامیاب متنی نقاد کے لیے صرف زبان وادب کا علم کافی نہیں بلکہ اس کے لیے ادبی تاریخ، تہذیبی شعور اور مصنف کے عہد سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اگر محقق اس دور کی زبان اور تہذیب سے واقف نہ ہو تو متن کی درست تعبیر ممکن نہیں رہتی۔ اسی لیے وہ تحقیق میں علمی دیانت اور غیر جانب داری پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک محقق کو ذاتی پسند وناپسند سے بالاتر ہو کر صرف حقائق کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے چاہییں۔

کتاب میں غلط انتساب اور جعلی متون کے مسئلے کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے *دیوانِ غالب* اور نادر *خطوطِ غالب* جیسی مثالوں کے ذریعے واضح کیا ہے :کہ بعض محققین شہرت حاصل کرنے کے لیے غیر مستند مواد کو معروف ادیبوں سے منسوب کر دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں

بعض لوگ خود کچھ نثر یا نظم تصنیف کر کے مشہور مصنفین کے نام سے شائع کرتے ہیں۔"(8)"

:اسی طرح نادر *خطوطِ غالب* کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں

ان ستائیس خطوط میں چھبیس جعلی ہیں، صرف صوفی خیری کے نام ایک خط اصلی ہے۔"(9)"

ان مثالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ متنی تحقیق میں احتیاط اور علمی دیانت کس قدر ضروری ہے۔

متنی تنقید کی ایک بڑی خوبی اس کا سادہ اور علمی اسلوب ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے پیچیدہ تحقیقی مباحث کو نہایت واضح اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ کتاب میں اردو اور فارسی ادب سے متعدد مثالیں دی گئی ہیں جن سے متن کی تدوین کے اصول زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ کتابیات اور اشاریے کی موجودگی بھی اس کی تحقیقی اہمیت میں اضافہ کرتی ہے۔ اشاریے کی بدولت قاری کسی بھی موضوع، شاعر یا اصطلاح تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

اگرچہ متنی تنقید اردو تحقیق کی ایک اہم کتاب ہے، تاہم اس میں بعض فنی خامیاں بھی موجود ہیں۔ سنگت پبلشرز کے 2004ء کے ایڈیشن میں متعدد پروف ریڈنگ کی غلطیاں پائی جاتی ہیں جن سے متن کی فنی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔ بعض مقامات پر الفاظ کی غلط کتابت قاری کو ابہام میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس کے باوجود یہ خامیاں کتاب کی مجموعی علمی اہمیت کو کم نہیں کرتیں۔

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی نے ڈاکٹر خلیق انجم کی اس علمی کاوش کو سراہتے ہوئے لکھا ہے

انہوں نے زیرِ نظر تالیف میں متن کی تعریف، متنی نقاد کے فرائض، بنیادی نسخے، اختلافِ نسخ اور ماخذ کی نشان دہی جیسے تمام ضروری مباحث کا احاطہ کیا ہے۔"(10)":

اس رائے سے واضح ہوتا ہے کہ متنی تنقید اردو تحقیق و تدوین کے میدان میں ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ڈاکٹر خلیق انجم کی متنی تنقید اردو تدوینِ متن کے میدان میں ایک انقلابی تصنیف ہے۔ اس کتاب نے اردو تحقیق کو جدید سائنٹفک اصولوں سے روشناس کرایا اور محققین کو متن کی صحت، مخطوطات کی جانچ اور تحقیقی دیانت کے بنیادی اصولوں سے آگاہ کیا۔ اگرچہ کتاب میں بعض فنی خامیاں موجود ہیں، تاہم اردو تحقیق و تدوین کے حوالے سے اس کی علمی اور تحقیقی اہمیت مسلمہ ہے اور یہ آج بھی اردو تحقیق کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

حوالہ جات

۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، *متنی تنقید*، لاہور: سنگت پبلشرز، 2004ء، ص9۔1

۔ ایضاً، ص15۔2

۔ گوہر نوشاہی، ڈاکٹر، ''متنی تحقیق یا متنی تنقید: چند مباحث''، مشمولہ: عطش درانی (مرتب)، *اردو تحقیق*، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 2003ء، ص208۔3

۔ خلیق انجم، *متنی تنقید*، ص9۔4

۔ ایضاً، ص14۔5

۔ تنویر احمد علوی، ڈاکٹر، *اصولِ تحقیق و ترتیبِ متن*، لاہور: سنگت پبلشرز، 2003ء، ص23۔6

۔ خلیق انجم، *متنی تنقید*، ص15۔7

۔ ایضاً، ص75۔8

۔ ایضاً، ص76۔9

۔ احمد فاروقی، خواجہ، ''پیش لفظ''، مشمولہ: خلیق انجم، *متنی تنقید*۔10